سوال

(330) طلاق میں مشروط' شرط کا تابع ہے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک شخص نے غصے کی حالت میں اپنی بیوی سے کہا کہ تم آج یا کل سے اپنے آپ کو مطلقہ سمجھو اور اس سے اس کا ارادہ اس دن سے تھا جس دن وہ عدالت میں اپنے طلاق کے کیس کو پیش کریگا' اس کے بارے میں کیا حکم ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

غصے کی حالت انسان پر اس وقت طاری ہوتی ہے جب کوئی چیز اسے بھڑکانے اور اس کے اعصاب کو انگیخت کرنے (ابھارنے) والی ہو اور ایک شخص نے جب نبی اکرم ؐ کی خدمت میں یہ عرض کیا' یارسول اللہ مجھے وصیت فرمایے' آپ نے فرمایا:

((لاتغضب)) (صحيح البخاري)

''غصے نہ ہوا کرو۔''

آپ نے یہ بات کئی بار ارشاد فرمائی کہ ''غصے نے ہوا کرو''۔ نبی اکرم ؐ نے ہمیں یہ بھی بتایا ہے کہ غصہ آگ کا ایک ایسا انگارہ ہے' جسے شیطان انسان کے دل پر پھینکتا ہے' غصے کے وقت اپنے آپ کو قابو پانے والے شخص کی تعریف کرتے ہوئے آپ ؐ نے فرمایا:

((ليس الشديد بالصرعة،إنما الشديد الذي يملك نفسه عند الغضب)) (صحيح البخاري)

''بہادر وہ نہیں جو پچھاڑ دے' بلکہ بہادر وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھے۔''

ان احادیث کے پیش نظر انسان کو چاہئے کہ جب وہ غصے کو محسوس کرے تو اس چیز کو استعمال کرے جو اس کے غصے کو ختم کردے' مثلاً اس حالت میں وہ ''اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم'' پڑھ لے' چنانچہ بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے کہ دو آدمیوں نے نبی اکرم ؐ کے پاس ایک دوسرے کو گالیاں دیں ان میں سے ایک بے حد غضب ناک تھا' غصے کی وجہ سے اس کا چہرہ سرخ اور اس کی رگیں پھولی ہوئی تھیں' نبی اکرم ؐ نے اس کی طرف دیکھا تو فرمایا:

((إني لأعلم كلمة لو قالها لذهب ذا عنه ، أعوذ بالله من الشيطان الرجيم)) (صحيح البخاري)

''میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ یہ اگر اسے کہہ لے تو اس کا غصہ ختم ہو جائے' وہ کلمہ ہے ''أعوذ بالله من الشيطن الرجيم ۔''

نبیؐ کے اس ارشاد کو سننے والا ایک شخص اس کے پاس آ کر کہنے لگا : کیا تجھے معلوم ہے کہ رسول اللہؐ نے ابھی ابھی کیا فرمایا ہے ؟ اس نے کہا نہیں' مجھے معلوم نہیں' اس نے اسے بتایا کہ آپ نے یہ فرمایا ہے کہ ''میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ یہ شخص اگر اسے کہہ لے تو اس کا غصہ ختم ہو جائے' وہ کلمہ ''أعوذ بالله من الشيطن الرجيم'' ہے' لہٰذا ہر انسان کو چاہیے کہ وہ غصے کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھے اور جلد بازی سے کوئی ایسا کام نہ کرے' جس کا انجام پچھتانا ہو' اہل علم نے ذکر کیا ہے کہ غصے کی حسب ذیل تین حالتیں ہوتی ہیں :

1- غصہ اس قدر شدید ہو کہ آدمی کو کچھ معلوم نہ ہو کہ وہ کیا کہہ رہا ہے' اس حالت میں اس کی باتوں کیلئے کوئی حکم نہیں ہے خواہ ان باتوں کا تعلق طلاق سے ہو یا' ایلاء وغیرہ سے کیونکہ اس حالت میں وہ عقل و شعور کے فقدان میں مبتلا ہوتا ہے ۔

2- غصہ معمولی ہو' انسان کا اپنے آپ پر قابو ہو' وہ حسب ارادہ تصرف کا مالک ہو تو اس حالت میں وہ طلاق وغیرہ کے جو الفاظ بھی استعمال کرے گا وہ نافذ ہونگے ۔

3- ان دونوں کے درمیان کی حالت' جس میں انسان کو یہ تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ کیا کہہ رہا ہے' لیکن غصے کی شدت کی وجہ سے اسے اپنے آپ پر قابو نہیں ہوتا' لہٰذا وہ طلاق' ظہار' یا ایلاء وغیرہ کے الفاظ زبان سے ادا کر دیتا ہے' اہل علم کی رائے ہے کہ اس حالت میں اس کی بات معتبر ہے' اس حالت میں اگر وہ اپنی بیوی کو طلاق دے تو طلاق نافذ ہو جائیگی' بعض اہل علم کے بقول اس حالت میں اس کی بات ناقابل اعتبار ہے' لہٰذا اس کی طلاق نافذ اور واقع نہ ہوگی' یہی قول اقرب الی الصواب ہے' کیونکہ نبی اکرمؐ نے فرمایا ہے :

((لا طلاق في اغلاق)) (تلخيص الحبير)

''جبر کی وجہ سے طلاق نہیں ہوتی ۔''

اس تفصیل سے معلوم ہوا ہے کہ اس سائل نے اگر حالت غضب میں ایسے الفاظ کہے ہیں' جو طلاق کا تقاضا کرتے ہیں تو اگر اس حالت میں اسے اپنے آپ پر پابو نہیں تھا تو طلاق واقع نہیں ہوگی ۔

سائل نے اپنی بیوی سے جو یہ کہا کہ تو اپنے آپ کو آج یا کل سے مطلقہ سمجھ اور اس سے اس کا جو مقصود وہ دن تھا جس میں دو آئندہ عدالت میں طلاق کے کیس کو پیش کریگا تو جب وہ صورت رونما ہو جائے' جس کے ساتھ اس نے طلاق کو مشروط قرار دیا' تو طلاق واقع ہو جائیگی' کیونکہ مشروط' شرط کے تابع ہوتا ہے اور جب شرط پائی جائے تو مشروط بھی موجود ہوتا ہے ۔

اور اگر اس کی نیت شرط کی نہیں تھی' بلکہ نیت یہ تھی کہ مستقبل میں اس دن وہ طلاق دے دے گا تو اسے چاہیے کہ طلاق کو چھوڑ دے' طلاق نہ بھی دے تو کوئی حرج نہیں' اس سے اس کی بیوی کو طلاق نہ ہوگی کیونکہ طلاق کی نیت کرنے والے اور طلاق کو شرط کے ساتھ معلق قرار دینے والے میں فرق ہے' نیت کرنے والے کی بیوی کو طلاق اس وقت ہوگی جب وہ طلاق کے الفاظ زبان سے ادا کریگا یا کوئی ایسی صورت اختیار کرے' جو الفاظ کے حکم میں ہو اور اگر وہ اسے شرط کے ساتھ معلق قرار دے تو جب شرط پائی جائے طلاق واقع ہو جائیگی' الا یہ کہ طلاق قسم کے حکم میں ہو اس صورت میں طلاق واقع نہیں ہوگی بلکہ قسم کا کفارہ لازم ہوگا اور وہ ہے' دس مسکینوں کو کھانا کھلانا' انہیں کپڑے پہنانا، یا گردن آزاد کرنا اور اگر اس کی طاقت نہ ہو یا مساکین و غلام موجود نہ ہوں تو پھر مسلسل تین دن کے روزے رکھنا واجب ہے' ارشاد باری تعالیٰ ہے :

لا يُؤاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغوِ في أَيمـٰنِكُم وَلـٰكِن يُؤاخِذُكُم بِما عَقَّدتُمُ الأَيمـٰنَ ۖ فَكَفّـٰرَتُهُ إِطعامُ عَشَرَةِ مَسـٰكينَ مِن أَوسَطِ ما تُطعِمونَ أَهليكُم أَو كِسوَتُهُم أَو تَحريرُ رَقَبَةٍ ۖ فَمَن لَم يَجِد فَصِيامُ ثَلـٰثَةِ أَيّامٍ ۚ ذٰلِكَ كَفّـٰرَةُ أَيمـٰنِكُم إِذا حَلَفتُم ۚ وَاحفَظوا أَيمـٰنَكُم ۚ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُم ءايـٰتِهِ لَعَلَّكُم تَشكُرونَ ۸۹ ... سورة المائدة

''اللہ تمہاری بے ارادہ قسموں پر تم سے مواخذہ ہیں کریگا' لیکن پختہ قسموں پر جن کیخلاف کرو گے مواخذہ کریگا تو اس کا کفارہ دس محتاجوں کو اوساط درجنے کا کھانا کھلانا ہے' جو تم اپنے اہل و عیال کو کھلاتے ہو یا ان کو کپڑے دینا' یا ایک غلام آزاد کرنا اور جس کو یہ میسر نہ ہو وہ تین روزے رکھے' یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے' جب تم قسم کھا لو اور اسے توڑ دو۔''

حضرت ابن مسعودؓ نے روزوں کے سلسلہ میں تسلسل کی بھی شرط لگائی ہے کیونکہ ان کی قرات میں ہے :

فَصِيامُ ثَلاثَةِ أَيّامٍ مُتَتابِعَة   ٨٩ ... سورة المائدة

''مسلسل تین دن کے روزے رکھنا ہے۔''

طلاق قسم کے حکم میں اس وقت ہوتی ہے جب شرط سے مقصود کسی کام کیلئے زور دینا یا منع کرنا' یا تصدیق' یا تکذیب کرنا ہو۔ ہم مسلمان بھائیوں کو یہ بھی نصیت کریں گے کہ وہ طلاق سے قسم کا کام لینے سے اجتناب کریں کیونکہ نبی اکرمؐ نے فرمایا ہے :

((من كان حالفا فليحلف بالله أو ليصمت)) (صحيح البخاري)

''جو شخص قسم کھانا چاہے وہ اللہ کے نام کی قسم کھائے یا خاموش رہے۔''

اور پھر اس لئے بھی اس سے اجتناب کرنا چاہئے کہ وہ بہت سے یا اکثر اہل علم طلاق معلق کو کسی حالت میں بھی قسم کے حکم میں نہیں مانتے' بلکہ وہ یہ کہتے ہیں کہ جب بھی وہ شرط پائی جائیگی جس پر طلاق کو معلق کیا گیا ہو تو طلاق ہو جائیگی خواہ شرط سے مقصود قسم ہو یا محض شرط۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب الطلاق : جلد 3 صفحہ 314

محدث فتویٰ